

4 شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟

AURAT CHAR SHADIYAN Q NAHI KAR SAKTI?

تصنیفِ لطیف

حضرت علامہ الحافظ ابو الصالح
حُضور فیض ملّت مفسر اعظم پاکستان

مُفتی
محمد فیض احمد اُویسی رضوی نور اللہ مرقدہ

www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡكَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ

عورت چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟

از

شمس المصنفین، فیضِ ملّت، مُفسرِ اعظم پاکستان،خلیفہ مفتی اعظم ہند

حضرت علامہ ابو الصالح مفتی **محمد فیض احمد اُویسی رضوی** محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہ

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔(شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com

﴿مقدمہ﴾

الحمد لولی الحمد علی الد وام وھو الواحد العلام والصلوٰۃ والسلام والتحیۃ والبرکۃ علی رسولہ وحبیبہ سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ واولیاء امتہ علی التوالی والانسجام الی یوم القیام۔

تمام تر تعریفیں اس خدا عزوجل کے لئے جس نے اپنے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مبعوث فرما کر ہم پر احسان وانعام عظیم فرمایا۔ اوراس کے ذریعے صراطِ مستقیم کی طرف ہماری رہنمائی فرمائی۔ ہمیں اِن کی تعظیم وتوقیر وتکریم کا حکم فرمایا۔اور ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض کر دیا کہ وہ رسول مجتبیٰ محمد مصطفی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم،اس کے نزدیک اس کی جان ومال، ماں باپ، بھائی بہن اوراولاد سے زیادہ محبوب ہوں۔ اس مکرم رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم پر ہمیشہ ہمیشہ جب تک ستاروں کا طلوع وغروب ہے درود وسلام اوراللہ عزّوجل کی خاص رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہو۔ (آمین یارب العالمین)

دنیا میں اس وقت کئی مذاہب اوراَدیان موجود ہیں۔ ہر ایک مذہب سے وابستہ افراد کا اپنا الگ اجتماع ہے ہر دین ومذہب کا ماننے والا اپنے نظام کو مبنی بر صواب(دُرست یا اچھائی پر مبنی)، بہترین اور مکمل تصور کرتا ہے۔ ایسے حالات میں ایک عام اور علم سے خالی شخص کے لئے یہ فیصلہ کرنا انتہائی مشکل ہو جاتا ہے کہ وہ کس دین ومذہب کو اختیار کرے؟اور اس کی اتباع واطاعت کے ذریعے دارین کی سعادت حاصل کرے، اس عقدہ کے حل کے لئے جب ہم کلام اللہ یعنی قرآن مجید سے رجوع کرتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ (دینِ اسلام) کے سوا ہر دین ومذہب باطل، اور نامکمل ہے۔ اسلام ہی حق مذہب اوردینِ فطرت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ (پارہ3،سورۃاٰل عمران،اٰیت19)

ترجمہ: بے شک اللہ کے یہاں اسلام ہی دین ہے۔

ایک مقام پر صاف ارشاد فرمادیا کہ سوا دینِ اسلام کوئی اوردین ہر گز قبول نہ ہو گا۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَہُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (پارہ3،سورۃاٰل عمران،اٰیت85)

ترجمہ: اور جو اسلام کے سوا کوئی دین چاہے گا وہ ہر گز اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں زیاں کاروں(نقصان اُٹھانے والوں میں) سے ہے۔

پھر تیسرے مقام پر اپنی رضا کی نوید اور خوشنودی کا مژدہ سناتے ہوئے فرمایا:

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (پارہ6،سورۃالمآئدۃ،اٰیت3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین پسند کیا۔

چونکہ دین اختیار کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس دنیا میں دین کے عقائد واصول اور ضابطۂ حیات کے تحت زندگی بسر کی جائے۔ تاکہ قلبی سکون کے بعد خالق کونین کی خوشنودی حاصل ہو، اور عالمِ آخرت میں آرام وراحت نصیب ہو۔ اس لئے یہ مقصد اُسی دین سے حاصل ہوسکتاہے جس

کے عقائد، طرزِ عمل، ضابطۂ حیات، مسائلِ حیات کے حل، مالک حقیقی کی عبادت اور پرستش کے طریقے، فلاح وبہبود، معاشرت اور مباشرت کے وہ اصول وذرائع جنہیں انسان کو اختیار کرنا ہے، سب اسی حاکمِ حقیقی کے بتائے ہوئے ہوں۔ جس کی ذات وصفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس لئے کہ اس کے بتائے ہوئے عقائد اوردستورِ حیات کے مطابق زندگی گذار کر اس کی خوشنودی حاصل کی جاسکتی ہے اور دارین کی ابدی وسرمدی نعمتوں کو حاصل کیا جاسکتاہے۔ لہٰذا جس دین کے ایسے اصول، عقائد اوراعمال ہوں۔ وہی دین، دینِ برحق ہے۔ اوریہ دین برحق حضور نبی کریم ﷺ کالایا ہوا دین (اسلام) ہے۔

دینِ اسلام کے احکام وہدایات،زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی اور فطرت کے عین مطابق ہیں۔ مہد سے لحد تک کی زندگی کے سارے احکام بالتفصیل موجود ہیں۔ مالکِ حقیقی کی عبادت کے طریقے، کسبِ حلال کے اصول، سیاست کرنے کے انداز، نزاعات ومقدمات کے فیصلے، قوانین و وراثت کے احکام، اکل وشرب کے آداب، نشست وبرخاست، چلنے پھرنے، سونے اور جاگنے کے طریقے، اُمورِ خانگی کے معاملات، آدابِ مباشرت ومعاشرت کے اطوار۔ الغرض! عقائد ہوں یااعمال، انسانوں کے ساتھ معاملات ہوں یا خدا عزوجل کے ساتھ۔ سب کے متعلق اسلام میں احکام وہدایات موجود ہیں۔ حتیٰ کہ قضائے حاجت اورطہارتِ اصغر واکبرکے حصول کے طریقے بھی دینِ اسلام میں شرح وبسط کے ساتھ بیان فرما دیئے گئے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ تعلیماتِ دین اسلام کی یہ ہمہ گیری اس کی تکمیل کی دلیل بے مثیل ہے۔ایک سوال جو عموماً جدید تعلیم وتہذیب سے متأثر عورتیں کرتی ہیں کہ اسلام نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت دی مگر عورت ایک وقت میں ایک ہی خاوند کے نکاح میں رہ سکتی ہے ایسا کیوں ہے؟ یہ طبقۂ نسواں کے ساتھ ناانصافی، بے عدلی اور ظلم ہے۔ اگر یہ عورتیں ذرا غور وفکر سے تعلیمات واحکامات اسلام کا مطالعہ کرتیں توہر گز ایسا مبنی برجہل سوال نہ کرتیں۔ اس سوال کا آسان اورسیدھا جواب تویہ ہے کہ مردوں کو بیک وقت چارعورتوں کو نکاح میں رکھنے کی اجازت اللہ تبارک وتعالیٰ نے مرحمت فرمائی ہے۔ جو عالم الغیب والشہادہ اورحاکم مطلق ہے۔ اس کے ہر حکم وفیصلے میں کثیر حکمتیں پنہاں ہیں ہماری عقلیں اس کے احکام میں پوشیدہ اسرار کو جاننے سے عاجز وقاصر ہیں۔چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ (پارہ4، سورۃالنساء، اٰیت3)

ترجمہ: تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو دو اور تین تین اور چار چار۔

اورشرعِ اسلام نے عورت کو بیک وقت ایک مرد سے زائد نکاح کرنے کی ممانعت فرمائی۔ جیسا کے پچھلے صفحات میں آپ نے پڑھا کہ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات اوردین فطرت ہے۔ یہ زندگی کے ہر شعبہ میں ہماری کامل رہنمائی فرماتاہے۔ توایسے دین ومذہب کی باتوں کو، اس کے بیان کردہ احکامات کوتسلیم کرلینا اوراس کے متعلق اپنے دل میں کسی قسم کی کجی(بے رُخی) نہ لانا ہی ایمان کامل ویقینِ محکم

کی دلیل ہے۔ جسے یہ جدید تعلیم یافتہ عورتیں ناانصافی قرار دے رہی ہیں۔ یہی صحیح انصاف ہے۔ یہی بے عدلی ان کے حق میں عین عدل ہے۔یہ ظلم نہیں بلکہ لطف و ورحم وکرم ہے۔

زیر نظر رسالہ "عورت چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟" مفسرِ اعظم پاکستان شیخ الحدیث مفتی محمد فیض احمد اُویسی رضوی مدظلہ العالی کا تصنیف کردہ ہے۔ رسالہ کو دوحصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے ابتداء میں یہود و نصاریٰ کی جانب سے رسول اللہ ﷺ کی کثرتِ ازواجِ مطہرات پر طعن واعتراض کیا گیا ہے اس کا دندان شکن جواب مرحمت فرمایا ہے۔ اس کے جواب کے لئے قرآن وحدیث کے ساتھ ساتھ موجودہ بائبل ودیگرنصاریٰ کی کتب کے حوالہ جات سے مسئلہ کو مُبَرہَن (واضح/دلائل سے ثابت) فرمایا ہے۔ دوسرا اعتراض یہی کہ عورت بیک وقت ایک سے زائد نکاح کیوں نہیں کرسکتی۔ اس کو بھی قرآن وحدیث کے دلائل کے ساتھ عقلی دلائل واقوالِ دانشوران کی روشنی میں بیان فرمایا ہے۔ اگر ہماری معترض مسلمان عورتیں بنظرِ انصاف، تعصب کی عینک اُتار کر رسالۂ ھٰذا کا مطالعہ کریں تو ان شاء اللہ یہ اعتراض کا فور (دور)ہوجائے گا۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے کس پناہ میں دعا ہے کہ مولی کریم عزوجل اس رسالہ کے ذریعے مسلمان عورتوں کی اصلاح فرمائے۔ اورقبولیت عامہ کا شرف مرحمت فرمائے۔ اورمصنف موصوف کو درازی عمر بالخیر عطا فرمائے۔ اورہمیں ان کے علوم سے مستفید ومتفیض ہونے کی سعادتِ عظمٰی مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہِ سید المرسلین والحمد للّٰہ رب العالمین

حضرت مولانا ابوالرضا محمد طارق قادری عطاری صاحب سلمہٗ ربہٗ کے اصرار وحکم پر چند شکستہ کلمات کا مجموعہ احاطۂ تحریر میں لانے کی جسارت کی ہے۔

گرقبول افتدزہے عزوشرف

الفقیر القادری محمد یوسف اُویسی رضوی غفرلہٗ

18، رمضان 1425ھ2 نومبر2004ء بروز منگل

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ایک عرصہ سے بعض خواتین نئی تہذیب کے اثر سے سوال کرتی ہیں کہ مرد کو اسلام میں چار عورتوں سے نکاح کی اجازت ہے لیکن عورت کوایک شوہر پر اکتفاء کا حکم ہے اس کی عقلی دلیل کیا ہے۔ اس پر بڑھ کر عیسائیوں نے رسول اللہ ﷺ پر اعتراض کیا ہے کہ اُمّت کو صرف چار نکاح کا جواز اورخود،نو، گیارہ، تیرہ بلکہ اس سے بھی زائد نکاح کئے۔

فقیر نے ان دونوں سوالات پر یہ رسالہ لکھا ہے۔لیکن الحمد للہ حضور ﷺ پر اعتراض کے جوابات کے لئے علیٰحدہ رسالہ بھی ہے۔

سب سے پہلے یہ کہ مسلمان عورتوں کو تواس طرح کا سوال مناسب نہیں کیونکہ جب وہ اپنے رسول ﷺ کاکلمہ پڑھ چکیں تواب ان کے آگے عقلی ڈھکوسلے کس کام کے، یہاں کا اصول توہے:

عقل قربان کن به پیش مصطفی یعنی جب سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا حکم آجائے تو اپنی عقل کو قربان کر دو۔

اس کے باوجود فقیر جوابات لکھے گا (انشاء اللّٰہ تعالیٰ) پہلے نصاریٰ کے اعتراض کا جواب حاضر ہے۔

سوال: یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے زیادہ شادیاں کیوں کیں؟

جواب: بنی اسرائیل کے انبیاء علیہم السلام کے حالات بتاتے ہیں کہ انہوں نے بھی بہت زیادہ شادیاں کیں۔نیز اس اعتراض کا جواب اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں یوں دیا ہے:

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ اَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً (پارہ13، سورۃالرعد، اٰیت38)

ترجمہ: اور بیشک ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے اور ان کے لئے بیبیاں اور بچّے کئے۔

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک ﷺ سے خطاب فرماتاہے کہ آپ ﷺ سے پہلے جو پیغمبر گزرے ہیں ہم نے ان کو عورتیں دیں جیسا کہ تمھیں دیں۔اس کی تفصیل بائبل میں یوں پائی جاتی ہے۔

(1) چنانچہ حضرت ابراہیم کے ہاں تین بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب11 آیہ29۔باب 16۔آیہ3۔باب25۔آیہ اوّل)

(2) حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویاں تھیں۔ (پیدائش باب29۔باب 30، آیہ4و9)

ان چار میں سے راحیل کی نسبت لکھا ہے:

"راحیل خوبصورت اور خوشنما تھی۔یعقوب نکاح سے پہلے راحیل پر عاشق تھا"۔(پیدائش باب 29۔آیہ17۔18)

(3) حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دوبیویاں تھیں۔ (خروج باب 2۔آیہ21۔اعداد باب 12۔آیہ اول)

(4) حضرت جدعون نبی کی بہت سی بیویاں تھیں۔جن سے ستّر لڑکے پیدا ہوئے (اقضاۃ باب 8۔آیہ 30)

(5) حضرت داؤد علیہ السلام کے ہاں بہت سی بیویاں تھیں۔

(اول سموئیل باب 18۔آیہ 27۔باب 28۔آیہ 42۔43۔دوم سموئیل۔باب 3۔آیہ 2تا5۔باب 5۔آیہ 13)۔

حضرت داؤد علیہ السلام نے حالت پیری میں ابی ساج سونمی سے نکاح کیا تاکہ وہ گرم رہیں۔ (اول سلاطین ،باب اوّل)

(6) حضرت سلیمان علیہ السلام کے ہاں بہت عورتیں تھیں۔

چنانچہ اوّل سلاطین (باب11۔ آیہ3۔4) میں یوں ہے: "اس کی سات سو جوروراں بیگمات تھیں اور تین سو حَرم میں۔اوراس کی جوروؤں نے اس کے دل کو پھیرا۔کیونکہ ایسا ہو ا کہ جب سلیمان بوڑھا ہوا تو اس کی جوروؤں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کیا"۔

پس ثابت ہوا کہ ایک سے زائد زوجہ کا ہونا نبوت کے منافی نہیں۔

ازالۂوھم: بائبل میں جو پیغمبروں کی نسبت دَرِیدَہ دَہَنی(بدزُبانی) کی گئی ہے ہم اسے غلط سمجھتے ہیں اورپیغمبروں کو معصوم جانتے ہیں۔علیٰ نبیناوعلیھم الصلوٰۃ والسلام۔

شرعی جواب: حدیث شریف میں وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلَاةِ[1]

یعنی دنیامیں میرے لئے عورتیں اورخوشبو محبوب بنائی گئی اورمیری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں بنائی گئی۔

فائدہ: اس حدیث کے معنی میں دو قول بیان کئے جاتے ہیں۔ ایک یہ کہ حبِ ازواج زیادہ موجبِ ابتلاء وتکلیف اوربمقتضائے بشریت آنحضرت ﷺ کے ادائے رسالت سے غافل ہونے کااندیشہ ہے مگر اس کے باوجود حضور ﷺ اس سے کبھی بھی غافل نہ رہے۔تو اس سے معلوم ہوا کہ حبِّ نساء میں حضور ﷺ کے لئے مشقت زیادہ اوراجر اعظم ہے۔ دوسرے یہ کہ حبِّ نساء اس واسطے ہوا کہ حضورﷺ کے خلوات اپنی ازواج کے ساتھ ہوں۔ اورمشرکین جو آپﷺ کو ساحر وشاعر ہونے کی تہمت لگاتے تھے وہ جاتی رہے۔ بس عورتوں کا محبوب بنایاجانا آپﷺ کے حق میں لطفِ ربانی ہے۔غرض بہر صورت یہ حُبّ آپ ﷺ کے لئے باعث ِ فضیلت ہے۔

اس حدیث کے اخیر میں اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ وہ محبت آنحضرت ﷺ کے لئے اپنے پروردگار کے ساتھ کمالِ مناجات سے مانع نہیں(یعنی حب نساء آنحضرت ﷺ کواللہ کی عبادت سے روکتی نہیں۔) بلکہ حضور ﷺباوجود اس محبت کے اللہ تعالیٰ کی طر ف ایسے متوجہ ہیں کہ اس کی مناجات میں آپ ﷺ کی آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں۔ اورماسوا میں(اسکے علاوہ) آپﷺ کے لئے ٹھنڈک نہیں۔ پس حضور ﷺ کی محبت حقیقت میں صرف اپنے خالق تبارک وتعالیٰ کے لئے ہے۔ اورحدیث میں اس طرف اشارہ ہے کہ حبِّ نساء(زوجہ کی محبت) جب حقوقِ عُبُودِیَّت (حقوق اللہ) کے ادا میں مُخل(حائل)نہ ہو، بلکہ انقطاع الی اللہ (سب سے منقطع کر کے خالصتاً اللہ)کے لئے ہوتو وہ از قبیلِ کمال(کمال کی قسم) ہے۔ ورنہ از قبیلِ نقصان(نقصان کی قسم) ہے۔

[1] (سنن النسائی، کتاب عشرة النساء، الباب حب النساء، 61/7، الحدیث: 3939،مکتب المطبوعات الإسلامیة)

فائدہ: شیخ تقی الدین سبکی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جو چار سے زیادہ ازواج کی اجازت دی گئی۔ اس میں بھید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ بواطن شریعت وظواہر شریعت اوروہ امور جن کے ذکر سے حیا آتی ہے اور وہ جن کے ذکر سے شرم نہیں آتی یہ سب بطریق نقل امت تک پہنچ جائیں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ شرمیلے تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے چار سے زائد عورتیں جائز کردیں جو شرع میں سے نقل کریں حضور ﷺ کے افعال آنکھوں سے دیکھیں اوراقوال کانوں سے سنیں جن کو حضور ﷺ مردوں کے سامنے بیان کرنے سے حیاء کرتے تھے وہ اُمت کے سامنے ظاہر ہوجائے۔ اسی لئے حضور ﷺ کی ازواج کی تعداد کثیر ہوگئی تاکہ اس سے آپ ﷺ کے قول وافعال کے نقل کرنے والے زیادہ ہوجائیں۔ازواج مطہرات ہی سے غسل وحیض وعدت وغیرہ کے مسائل معلوم ہوئے۔

یہ کثرت ازواج حضور ﷺ کی طرف سے معاذ اللہ شہوت کی غرض سے نہ تھی۔ اورنہ آپ وطی کو العیاذ باللہ لذت بشریہ کے لئے پسند فرماتے تھے۔ عورتیں آپ ﷺ کے لئے صرف اس واسطے محبوب بنائی گئیں کہ وہ آپ ﷺ سے ایسے مسائل نقل کریں جن کے زبان پر لانے سے حضور ﷺ شرم وحیا کرتے تھے۔ پس آپ ﷺ دین کی وجہ سے ازواج سے محبت رکھتے تھے کہ اس میں شریعت کے ایسے مسائل کے نقل کرنے پرا عانت تھی۔ازواج مطہرات نے وہ مسائل نقل کئے جو کسی اورنے نہیں کئے۔ چنانچہ انہوں نے حضور ﷺ کے منام اورحالتِ خلوت میں جو نبوت کی آیات بینات دیکھیں اورعبادت میں آپ ﷺ کا جو اجتہاد دیکھا اور وہ امور دیکھے کہ ہر ایک عاقل شہادت دیتا ہے کہ وہ صرف پیغمبر میں ہوتے ہیں اورازواج مطہرات کے سوا کوئی اوران کو نہ دیکھ سکتا تھا۔ یہ سب ازواج مطہرات سے مروی ہیں۔ اس طرح حضور ﷺ کی کثرت ازواج سے نفع عظیم حاصل ہوا۔[2] (زہر الربیع للسیوطی وحاشیہ سندھی بر نسائی)

عقلی دلائل: مرد چار عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے لیکن عورت صرف ایک شوہر پر اکتفاء کرے اس کے وجوہ یہ ہیں:

(1) مرد کا مادہ فاعلی اورعورت کا مادہ منفعلی ہے یعنی مرد بمنزلہ فاعل کے ہے اور عورت بمنزلہ مفعول کے اوریہ قطعی فیصلہ ہے کہ فاعل کے مفاعیل متعدد ہوسکتے ہیں لیکن مفعول کا فاعل صرف ایک ہوتاہے۔

(2) اللہ تعالیٰ نے عورت کو کھیتی فرمایا۔

كماقال تعالىٰ: نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ (پارہ2، سورۃالبقرۃ، اٰیت223)

ترجمہ: تمہاری عورتیں تمہارے لئے کھیتیاں ہیں تو آؤ اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو۔

---

[2] (حاشية السندي على سنن النسائي، كتاب عشرة النساء، الباب حب النساء، 64/7، الحديث: 3940، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، الطبعة: الثانية، 1406 1986)

(منتهى السؤل على وسائل الوصول إلى شمائل الرسول صلى الله عليه وآله وسلم، الفصل الخامس في صفة طيبه صلّى الله عليه وسلّم وتطيّبه، 361/1، دار المنهاج– جدة، الطبعة: الثالثة، 1426 هـ/2005م)

کھیتی مشترک نہیں ہوسکتی ایک ہی کی کھیتی رنگ لاتی ہے اسی میں دوسروں کو پہلے تو شریک نہیں کیا جاسکتا اگر ہوگی تو جھگڑے اُٹھ کھڑے ہوں گے اسی لئے اسلام نے ایک عورت کے بجائے چار کا حکم دیا تاکہ کھیتی پھل پھول لائے اوریہی مشاہدہ ہر ایک کر رہا ہے کہ باغِ آدم آج کتنا سرسبز وشاداب ہے کہ اگرچہ کھیتی کو اُجاڑنے کے اسباب زوروں پر ہیں لیکن جتنا صحیح طریقہ سے ہورہی ہے اسی کی برکت ہے کہ بہارِ آدمیت جوش ِجوبن (تروتازگی)میں ہے۔

(3) مطالعہ تاریخ سے معلوم ہوتاہے کہ سوائے چند ایک کے ہر ایک اہل مذہب نے اس پر زور دیا کہ عورت کی فطرت مرد کے مقابلہ میں بہت کمزور اورکم درجہ ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا: اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ (پارہ5، سورۃالنساء، اٰیت34)

ترجمہ: مرد افسر ہیں عورتوں پر۔

اورفرمایا: وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (پارہ2، سورۃالبقرۃ، اٰیت228)

ترجمہ: اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے۔

قاعدہ ہے کہ قرآن مجید کا عموم عام ہی رہتاہے ان دونوں میں مرد کی برتری نہ صرف عزت وعظمت پر موقوف ہے بلکہ بہمہ طور مرد عورت سے برترہے وہ قوت علمی ہویا عملی وہ طاقت ظاہری ہویا باطنی، اس قاعدہ پر مرد زیادہ عورتوں سے نکاح کرنے کا حق رکھتا ہے عورت کے لئے یہ معاملہ خود اس کے لئے مشکل ہوگا اوراس کی زندگی دوبھر ہوگی۔

(4) مونٹسکو [3] نے کہا ہے فطرت نے مرد کو قوت وعقل دی ہے اورعورت کو صرف زینت وخوشنمائی۔

فائدہ: اس کا یہ قول قوت وطاقت کا ظاہر ہے کہ مرد ہر لحاظ سے عورت سے قوت وطاقت میں زیادہ ہے (نوادرت قلیل الوقوع ہوتی ہیں والقلیل کالمعدوم) عربی قاعدہ کلیہ مشہور ہے۔

اورعقل کی کمی تواور زیادہ ظاہر ہے اور حضور سرور عالم ﷺ نے واضح الفاظ میں فرمایا: نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ [4]

یعنی عورت عقل و دین میں ناقص ہے۔

ایک مغربی دانشور کہتا ہے کہ مرد کی ذکاوت اورہوشیاری 28 سال کی عمر میں درجۂ کمال کو پہونچتی ہے اور عورت کی 18 سال کی عمر میں اس کے بعد اس کے تعقل وادراک میں کوئی ترقی نہیں ہوتی اسی لئے عورت تمام عمر ایک بچہ بنی رہتی ہے اورمرد اٹھائیس 28سال کے بعد ترقی

[3] Montesquieu ایک فرانسیسی سیاسی فلسفی تھا۔

[4] (صحیح بخاری، کتاب الحیض، الباب ترک الحائِض، 116/1، الحدیث: 298، دار ابن کثیر)

(صحیح بخاری، کتاب الزکاۃ، الباب الزکاۃ علی الاقارب، 531/2، الحدیث: 1393، دار ابن کثیر)

درترقی میں رہتا ہے اسی لئے ایک مرد کامل میں متعدد بچے پرورش پاسکتے ہیں اوراس کی زیر نگرانی زندگی گزارتے ہیں اوریہ کبھی نہیں ہوگا کہ ایک بچے (بچے سے مراد عورت ہے) کی نگرانی میں متعدد مردان کامل زیر پرورش ہوں۔

جب عورت کا یہ حال ہے تو پھر وہ متعدد شوہروں کی کس طرح کفالت کرسکتی ہے جب کہ وہ ایک کی کفالت کے لائق بھی نہیں۔

(5) ایک اور مغربی دانشور ویبخز لکھتا ہے کہ عورت ومرد ایک جنس ہیں لیکن ان میں صفات جانبین کاپایا جانا ضروری ہیں یعنی کوئی ایسا مرد نہیں جس میں صرف مردانہ صفات ہوں اورزنانہ نہ ہوں نہ ہی کوئی ایسی عورت ہے جس میں صرف زنانہ صفات ہوں اور مردانہ نہ ہوں بلکہ ہرایک میں دونوں صفات پائے جاتے ہیں۔ہاں صفات کے غلبہ کا اعتبار ہوتاہے اورظاہر ہے کہ مرد میں مردانہ صفات کا زنانہ صفات پر غلبہ ہے۔ اسی لئے وہ اپنے قابو میں متعدد عورتیں رکھ سکتاہے اورعورت مغلوبیت الصفات ہونے کی وجہ سے متعدد مردوں کو قابو رکھنے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔اس کی نظیر مرغیوں سے دی جاسکتی ہے کہ ایک مرغا متعدد مرغیوں کو زیر نگرانی رکھتا ہے اورتمام مرغیوں پر اپنے غلبہ کی وجہ سے انڈے پیدا کراتاہے یہ نہیں دیکھا گیا کہ ایک مرغی متعدد مرغوں کواپنے زیر نگرانی رکھے۔ خواجہ سرا (ہیجڑا) میں چونکہ دونوں صفات مردانہ،زنانہ مساوی ہیں اسی لئے وہ مرد ہے نہ عورت۔

مذکورہ بالا دلیل سے واضح ہوا کہ عورت کے لئے ایک شوہر کافی ہے۔متعدد شوہر کا اس میں مادہ نہیں ہے۔

(6) عورت ہر ماہ عارضہ ماہواری میں مبتلا رہتی ہے اگر وہ صاحب اولاد ہے توبھی اوردودھ پلانے کے دوران بچہ کی تربیت میں مصروفیت کی وجہ سے ایک شوہر کے حقوق کی ادائیگی بھی اس کے لئے کوہ گراں ہوگی چہ جائیکہ وہ ایک سے زائد کی شامت گلے کا ہار بنائے۔

(7) عورت میں اگر چہ خواہش نفسانی مرد سے زائد سہی لیکن بوقتِ ضرورت اسے دبانے کی مرد سے زیادہ باہمت ہے یہی وجہ ہے کہ بعض خواتین شوہر کے مرجانے کے بعد بقایا زندگی بے شوہر گزار سکتی ہیں اگر چہ یہ طریقہ غلط ہے لیکن اس کی ہمّت وحوصلہ قابل ستائش ہے بخلاف مرد کے کہ وہ بے حوصلہ ہے وہ اپنے انجام کی بربادی اورشرعی سزا اورلوگوں کی ملامت کی پرواہ کئے بغیر اپنی خواہشات سے بے قابو ہوکر غلط کاریوں کا ارتکاب کرتاہے بلکہ اتنا بے ہمت اورکم حوصلہ ہے کہ محارم یہاں تک کہ ماں،بہن،بیٹی، بہو سے غلطی کے ارتکاب کی شہرت عام ہے۔ بنابریں عورت ایک شوہر پر اکتفاء کرسکتی ہے لیکن مرد کو متعدد عورتیں بھی کم متصور ہوتی ہیں اگر حیا باختہ (بے حیاء) ہے تواپنی زوجہ کے ہوتے بھی غیروں کی دہلیز پر ناچتاہے۔ اوریہ واقعات بھی عام ہیں۔شواہد ثابت کرتے ہیں کہ مرد اپنی خواہشات پر قابو پانے سے عاجز ہے، مردانگی میں صحیح اترتا ہے تووہ اس پر شاد باغ ہے ۔ اورعورت بہت بڑی باہمت وباحوصلہ ہے اسی لئے وہ ایک پر اکتفاء کرسکتی ہے، ایک سے زائد سے نفرت کا مظاہرہ کریگی پھر شوہروں کا اس کے ساتھ جو برتاؤ ہوگا بلکہ ان کا آپس میں جو حال ہوگا وہ میدان دنگل سے کم نہ ہوگا اس طرح سب کی زندگی دوبھر ہوگی بلکہ کئی کنبے لڑائی جھگڑے کی زد میں آجائیں گے بلکہ عصبیت کی خرابی ترقی کرتے ہوئے نسل درنسل خونریزی

اورجنگ رہے گی پھر ہر عورت کے لئے متعد د شوہر کی اجازت عالم دنیا عالم کارزار (جنگ) بن جائیگا کہ امن وسلامتی کا نشان نہ ملے گا۔ اورایسا معاشرہ کوئی مذہب بھی نہیں چاہتا بلکہ ہرمذہب امن وسلامتی کے لئے جدوجہد میں ہے۔

(8) عورت بعد بلوغ صرف چند سال یعنی تیس،چالیس سال تک اپنی قوت وطاقت کی حامل ہے اس کے بعد خواہش توتامرگ ہوتی ہے لیکن جوش وجنوں کی کیفیت نہیں رہتی۔

حکایت: (نفحۃ الیمن) میں ہے کہ ایک شخص گٹھڑی کاندھے پر رکھ کر کعبہ کا طواف کررہا تھا کسی نے کہا بھائی گٹھڑی اتار دے تاکہ طواف میں آسانی ہو اس نے کہا یہ گٹھڑی میری ماں ہے۔ اسے بھی طواف کرارہا ہوں۔ اس نے کہا کہ تو پھراس کا کسی سے بیاہ کردے۔وہ شخص ناراض ہونے لگا کہ میری بوڑھی ماں کے لئے ایسے کہتے ہیں، گٹھڑی کے اندرسے بوڑھی ماں نے بیٹے کی پیٹھ پر مُکّہ مار کر کہا کہ وہ بات سچی کہتا ہے اورتو اس سے ناراض ہورہا ہے۔[5]

فائدہ: اس حکایت میں خواہش کے وجود کی دلیل ہے جوش وجنوں کی بات نہیں اسی لئے وہ ایک شوہر سے گزارا کرسکتی ہے متعد د شوہروں کے لئے اس کے پاس سرمایہ نہیں بخلاف مرد کے کہ وہ کافی مدت خواہش نفسانی کا حامل ہے اگرچہ بوڑھا ہوجاتاہے توبھی جوش وجنون نہ سہی لیکن شرارتِ نفس کا غلبہ اوربڑھ جاتاہے اسی لئے اس کا دورانِ جوانی ایک پر اکتفاء کرنا اس کی ہمت ہے۔

(9) عورت میں شہوانی خواہشات اورجسمانی لذت کا غلبہ ہے لیکن فطرتی حیاء وشرم ان کے اظہار سے مانع ہے اوروہ صرف اپنے مرد کو اپنے ذوق کی تسکین کا سبب سمجھتی ہے اسی لئے وہ صرف ایک کی ہی رہ سکتی ہے کیونکہ وہ اپنے ذوق کو زیادہ افشاء واظہار سے گریز کرتی ہے بخلاف مرد کے کہ وہ ایسی صفات سے محروم نہیں توکامل بھی نہیں۔ (الا ماشاء اللّٰہ تعالیٰ)

(10) عورت کو شوہر کے فقدان پر سہیلیوں سے دل کے بہلنے کا سامان میسر آجائے توپھروہ کسی دوسری طرف دھیان نہیں کرتی یہی وجہ ہے کہ خواتین کثرتِ سہیلیوں پر فخر کرتی ہیں خصوصیت سے ایسی سہیلی جواس کے مزاج کے موافق ہوتواس کے لئے وہ سہیلی راحتِ جان ہے۔بخلاف مرد کے کہ اسے دوستوں کی کثرت کا کوئی خیال نہیں اگر کوئی ایک آدھادوست میسر آگیاتووہ صرف گپ شپ تک محدود ہوتا ہے اس کی دل کی دنیا آباد نہیں کرسکتا۔

کند ھمجنس باھمجنس پرواز: ہمارے مؤقف مذکورپرزمانۂ اقدس کی ایک کہانی شاہد ہے:

سیدتناعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہافرماتی ہیں کہ مکہ معظمہ میں ایک عورت تھی جس کا کام تھاکہ وہ قریش کی عورتوں کو ہنساتی تھی جب عورتوں نے مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کی اوراللہ تعالیٰ نے اسلام کووسعت بخشی تووہ بھی مدینہ شریف آگئی۔میں نے اس عورت کے بارے میں پوچھا کہ وہ کہاں مہمان ہوئی توکہا گیا کہ وہ فلاں عورت کے ہاں مہمان ٹھہری اوروہ بھی ہنسانے والی مشہور تھی۔بی بی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور سرورعالم ﷺ تشریف لائے توفرمایا کہ

---

[5] (نفحة اليمن .الباب الأول في الحكايات. ص12 .مطبعة التقدم العلمية. مصر الطبعة: الأولى. 1324 ه)

فلاں ہنسانے والی عورت مکہ معظمہ سے ہجرت کر کے آئی ہے؟ ہم نے کہا جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا پھر وہ کہاں مہمان ہوئی۔ ہم نے کہا مدینہ منورہ کی فلاں عورت جو یہاں مدینہ طیبہ میں عورتوں کو ہنساتی ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا: الْأَرْوَاحُ جُنُودٌ مُجَنَّدَةٌ، فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ [6]

یعنی تمام لوگ ایک بڑا لشکر تھے ارواح عالم ارواح میں ایک دوسرے سے متعارف ہوئے تو آج محبت کرتے ہیں جن کی شناسائی نہ ہوئی تو یہاں اختلاف میں رہے۔

روح البیان میں ہے:

بيني وبينك في المحبة نسبة — مستورة عن سر ہذا العالم

نحن اللذان تحابت أرواحنا — من قبل خلق الله طينة آدم [7]

یعنی تیرے اور میرے مابین محبت کے بارے میں ایک نسبت ہے جو اس عالم سے پوشیدہ ہے۔ہم وہ ہیں جو رُوحیں آپس میں محبت کرتی تھیں جب کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے سیّدنا آدم علیہ السلام کا گارا بھی نہیں بنایا تھا۔

حضرت حسین کاشفی رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

جاذب ہر جنس را ہم جنس دان... جنس بر جنس است عاشق جاودان

تلخ با تلخان یقین ملحق شود... کی دم باطل قرین حق شود

طیبات آمد بسوی طیبین... مر خبیثین را خبیثاتست بین [8]

یعنی ہم جنس کو ہم جنس کھینچتا ہے اس لئے کہ ہم جنس اپنے ہم جنس کا عاشق ہے۔کڑوے کو یقینا کڑوے سے الحاق ہوتا ہے۔باطل ایک گھڑی کے لئے بھی حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔طیبات کو طیّبین کی طرف میلان ہوتا ہے اور خبیثات کو خبیثین سے تعلق ہوتا ہے۔

(11) اگر چہ ہم عام بشر رسول اللہ ﷺ کسی معاملہ میں مثلیت کا دم نہیں بھر سکتے لیکن یہ تو حقیقت ہے کہ آپ ﷺ کی ظاہری بشریت کے اطوار بشریتِ عامہ کی رہبر ہے اوراسی پر بشریتِ عامہ اپنی تعمیر کرے۔

منجملہ آپ ﷺ کی زندگی مبارک کے اطوار کے ایک قوت وطاقت کا شبہ بھی ہے جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت وطاقت مرداں بہ نسبت خواتین کے بہت زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چار سے بھی زائد بیبیوں کو عقد نکاح سے نوازا۔ آپ ﷺ کی ظاہر قوت وباطنی طاقت کے نمونے ملاحظہ ہوں۔

---

[6] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب الأدب، باب الأرواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف، 87/8، الحديث: 13100، مكتبة القدسی)

(صحیح مسلم، كتاب البر والصلة والآداب، باب الأرواح جنود مجندة، 2032/4، الحديث: 2638، دار إحياء الكتب العربية)

[7] (روح البيان، البقرة: 222، 346/1، دار الفكر بيروت)

[8] (روح البيان، البقرة: 222، 346/1، دار الفكر – بيروت)

بشری قوت لتعلیم الامۃ: دنیا میں آپ ﷺ نے ظاہری قوت وطاقت کے اعتبار سے بچپن سے لے کر وصال شریف تک اسی طرح زندگی بسر فرمائی جیسے عام بشر گذارتے ہیں جس کی چند مثالیں فقیر آگے چل کر عرض کرے گااوروہ آپ ﷺ نے اسی طرح کردکھلائیں اس لئے تاکہ بشروں کو بشریت کی تعلیم ہو کہ ایسی کمزوریوں کے وقت انسان کو کیا کرنا چاہیے تاکہ قدسیوں سے بھی بشر آگے بڑھ جائے۔

نوری بشریت کی قوت وطاقت: فقیرعام بشری طاقت کے بیان سے پہلے نوری بشریت کی طاقت کی مثالیں قائم کرتاہے:

(1) روح البیان شریف میں ہے کہ قیامت میں دوزخ کو ایک ہزار لگام سے جکڑا جائے گا اس کی ایک ایک لگام کے ساتھ ستر ستر ہزار فرشتے ہوں گے جسے کھینچ کر میدان حشر میں لائیں گے۔ دوزخ اپنی طاقت سے باگیں[9] (بند)توڑ کر کفار پر حملہ کریگی اوراس کی تمام باگیں ٹوٹ جائیں گی اوروہ میدان حشر کو لتاڑتی ہوئی کہے گی آج میں ان سے بدلہ لوں گی جو رزق خدا کا کھاتے اور پرستش غیر کی کرتے۔اسے سوائے نبی پاک ﷺ کے کوئی نہ روک سکے گا آپ ﷺ اپنے نور مبارک سے اس کا مقابلہ کرکے اسے میدان حشر سے ہٹادیں گے حالانکہ ہر فرشتے کی قوت وطاقت اتنی زبردست ہوگی کہ وہ زمین اور اس کے تمام پہاڑوں کو اکھیڑ کر اوپر کو لے جائے لیکن باوجود اسکے وہ تمام فرشتے دوزخ کے آگے بے بس ہوجائیں گے اور نبی پاک ﷺ اسے بھگا دیں گے۔[10]

(روح البیان، پارہ29، سورت الملک،ع1،صفحہ29، اردو)

احادیث مبارکہ: مضمون مذکور کی تائید مندرجہ ذیل روایات سے ہوتی ہے:

(1) حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ (دنیا میں) میں نے آگ کو پھونک ماری ورنہ وہ تمہیں اپنی لپیٹ میں لے لیتی۔(روح البیان حوالہ مذکورہ)

دنیا میں نوری بشر کی جسمانی قوت: عام بشر کی جسمانی قوت کی تشریح کی ضرورت نہیں ہرانسان اپنی قوت کو خوب جانتا ہے لیکن نبی پاک ﷺ کی قوت بشری ملاحظہ ہو۔

عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: أُعْطِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ أَرْبَعِينَ رَجُلا وَأُعْطِيَ كُلُّ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ بِضْعَ ثَمَانِينَ.[11] (حجۃ اللہ علے العالمین،صفحہ687)

یعنی رسول اللہ ﷺ کو اہلِ بہشت کے چالیس مردوں کی طاقت عطا کی گئی۔

ابو نعیم کی روایت میں بھی اسی طرح ہے۔

---

9) وہ تسمہ جس کاایک سراگھوڑے یاخچر کے دہانے میں اور دوسرا سوار کے ہاتھ میں رہتاہے۔

10) (روح البیان، الملك :8، 83/10، دار الفكر – بيروت)

11) (الطبقات الكبرى لابن سعد، باب ذكر ما أعطى رسول الله من القوة على الجماع، 282/1، الحديث:868، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1410 هـ 1990 م)

فائدہ: دنیا میں ہی آپ ﷺ بہشتی لوازمات سے متصف تھے، جو کچھ ہم (انشاء اللہ تعالیٰ) بہشت میں جاکر پائیں گے وہ آپ ﷺ کو دنیا میں حاصل تھا بالخصوص قوت اور طاقت تو نہ صرف ایک بہشتی بلکہ چالیس کے برابر ہوگی۔

بہشتی مرد کی قوت: امام احمد بن حنبل، نسائی اور حاکم نے سند صحیح کے ساتھ بیان کیا کہ ایک جنتی شخص کو کھانے پینے اور جماع وغیرہ کرنے کی طاقت ایک سو دنیوی مردوں کے برابر حاصل ہوگی۔[12] (فتح الباری، جلد 1، صفحہ 393)

چار ہزار مردوں کی طاقت: مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہوا کہ دنیا میں نبی پاک ﷺ کو چار ہزار مردوں کی طاقت حاصل تھی۔ (حاشیہ بخاری)

فائدہ: یہ مسلّمہ مسئلہ ہے اس میں کسی مذاہب کو اختلاف نہیں۔

تائید: اس قوت وطاقت کی تائید حضور سرور عالم ﷺ سے پہلوانوں کے عجز (ناتوانی) سے ہوتی ہے کہ پہلوانوں نے آپ ﷺ کے ساتھ قوت آزمائی تو انہوں نے آپ ﷺ کی طاقت کے آگے ہتھیار ڈال دیئے۔

رُکانہ پہلوان: رُکانہ رُستمِ عرب مشہور تھا اسے اپنی قوت وطاقت پر ناز تھا۔ اسی قوت کے نشہ میں اس نے رسول اللہ ﷺ سے کشتی لڑنے کا چیلنج کردیا۔ آپ ﷺ نے اسے پچھاڑا کہ دیکھتا رہ گیا۔[13] اس طرح ایک اور پہلوان کا حال مشہور ہے۔

ابوالاسود جمحی: مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ابو الاسود جمحی کو پچھاڑا تھا۔ جو ایسا طاقتور تھا کہ گائے کی کھال پر کھڑا ہوجاتا۔ دس جوان اس کھال کو اس کے پاؤں کے نیچے سے نکال لینے کی کوشش کرتے۔ وہ چمڑا پھٹ جاتا۔ مگر اس کے پاؤں کے نیچے سے نہ نکل سکتا تھا اس نے رسول اللہ ﷺ سے کہا "اگر آپ ﷺ مجھے کشتی میں پچھاڑدیں تو میں آپ ﷺ پر ایمان لے آؤں گا"۔ آپ ﷺ نے اسے پچھاڑدیا۔ مگر وہ بد بخت ایمان نہ لایا۔[14] (مواہب لدنیہ)

بہر حال مرد چار عورتوں سے نکاح کا حامل ہے لیکن اسے یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ وہ ان چاروں کے حقوق کی ادائیگی کا حامل بھی ہے یا نہیں۔ ورنہ اسے بھی ایک پر اکتفاء ضروری ہے۔

اور خواتین کو صرف غیروں کے اکسانے پر بھی اپنے نبی کریم ﷺ کے نظام کے سامنے سرتسلیم خم کرنا ضروری ہے ورنہ ہلاکت وتباہی کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

---

[12] (فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب بدء الخلق، قوله باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة.324/6، الحديث: 3245.دار المعرفة بيروت، 1379)

(صحيح ابن حبان، باب ذكر الإخبار عما يكون متعقب طعام أهل الجنة وشرابهم ،444/16، الحديث:7424، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الأولى، 1408 هـ 1988 م)

[13] (االمواهب اللدنية بالمنح المحمدية.الفصل الثاني فيما أكرمه الله تعالي به من الأخلاق الزكية وشرفه به من الأوصاف المرضية.365/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

[14] (االمواهب اللدنية بالمنح المحمدية.الفصل الثاني فيما أكرمه الله تعالي به من الأخلاق الزكية وشرفه به من الأوصاف المرضية.365/2، المكتبة التوفيقية، القاهرة مصر)

تتمہ فتویٰ اُویسی: یہی سوال فقیر سے ہوا اس کا جواب فتاویٰ میں درج ہے۔ چونکہ موضوع مناسب اورنہایت مفید ہے فلہٰذا بطور تتمہ رسالہ ھٰذا میں درج کیا جارہا ہے۔

☆☆☆☆

(ایک اور سوال اور اُس کا جواب اگلے صفحہ پر موجود ہے۔)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللّٰہ

استفتاء: عورت چار شادیاں کیوں نہیں کرسکتی؟

حضرت قبلہ مفتی مولانا فیض احمد اُویسی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج گرامی!

سوال نامہ ڈنمارک سے موصول ہوا ہے اگر جواب عنایت فرمادیں تو ادارہ اس کرم پر مشکور ہوگا۔والسلام

نعیم احمد رضوی آفس سیکرٹری

سوال: اسلام میں کثیر الازدواجی POLYGAMY کی اجازت کیوں ہے اور کثیر شوہری POLYANDRY (عورت کے لئے بہ یک وقت زیادہ شادیاں) کیوں منع ہے؟اگر مسئلہ اولاد کی شناخت کا ہے تو یہ خون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل کیا جاسکتا ہے۔ عورتیں بھی چار شادی کا مطالبہ کریں توان کو مطمئن کرنے کے کیا دلائل ہیں۔عورتوں میں انصاف رکھنے کا تصور ہی ہے یا عملی صورت بھی؟

جواب: از مفتی اہلسنّت قبلہ علامہ الحاج اُویسی صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

امابعد! اسلام کے نام لیواؤں بلکہ اس کے عشاق کاکام ہے کہ جو شاہراہ حضور بانیٔ اسلام ﷺنے بتادی ہے اسی میں اپنی نجات سمجھیں اوربس۔اگر چہ عقل وفہم میں آئے یانہ۔اس لئے کہ

عاشقاں را بدلیل چہ کار

ہاں! اسلام کامخالف اوردشمن، اس نے ماننا ہی نہیں پھر عقلی گھوڑے دوڑانے کا کیا فائدہ۔ البتہ وہ خالی الذھن اُسے سُن کراس کی اچھائی قبول کرنے کو اپنی عافیت سمجھتا ہے اس کے لئے ہم بھی اپنی استعداد پر افہام وتفہیم پر جدوجہد کرتے ہیں ورنہ نظام اسلام کا ہر شعبہ ہمارے وہم وفہم سے بالا تر ہے۔فقیر آپ کے سوالات کے مختصر جوابات بھیج رہا ہے خدا کرے بجاہ ِ حبیبہ الکریم فقیر کی محنت ٹھکانے لگے۔

کثرتِ ازدواج: یہ تو اسلام کے مخالفین کو بھی تسلیم ہے کہ مذہب اسلام ایک نہایت ہی ستھرا وپاکیزہ دین ہے وہ بے حیائی اوربری باتوں کا سخت مخالف ہے۔ارشاد ربانی ہے:

(1) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَاۡمُرُ بِالۡفَحۡشَآءِ (پارہ8، سورۃ الاعراف، اٰیت28)

ترجمہ: بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا۔

اورارشاد فرمایا کہ: (2) اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنۡہٰی عَنِ الۡفَحۡشَآءِ وَالۡمُنۡکَرِ (پارہ21، سورۃ العنکبوت، اٰیت45)

ترجمہ: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

اللہ تعالیٰ نے زنا کو جو حرام فرمایا ہے اس میں یہ حکمت ہے کہ نسب محفوظ رہ سکے ورنہ پتہ ہی نہ چل سکے گا کہ بچہ کس کا ہے اوراُبوت کی نسبت کس کی طرف کی جائے اورکس کی طرف نہیں۔ اگر ایک عورت سے متعدد مردوں کا نکاح جائز ہوسکتا تو وہی قباحت یہاں بھی ہوتی نتیجتاً یہ پتہ نہ چل سکتا کہ یہ بچہ کس کا ہے اورانسان کے لئے یہی بہت بڑی بے عزتی ہے کہ وہ حرام زادہ کہلوائے۔ اسلام کا احسان عظیم ہے کہ اس نے انسان کوایسی بڑی ذلت سے بچایا۔

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے زمانے میں کچھ عورتوں نے اتفاق کرکے چار چرب زبان عورتوں کو اپنا نمائندہ منتخب کیا کہ وہ جاکر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کریں کہ امیر المؤمنین جب ایک وقت میں ایک مرد چار عورتیں رکھ سکتا ہے توایک عورت چار مرد کیوں نہیں رکھ سکتی۔ اسلام ایک عادل مذہب ہے کیا یہ عورتوں پر ظلم نہیں کرتا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ان کی شرارت کو بھانپ لیا اور آپ نے زبانی کلامی جواب دینے کے بجائے ایک صاف شیشی منگوائی اورچاروں عورتوں کو الگ الگ پانی دے کر فرمایا اپنا اپنا پانی اس میں ڈالو۔جب وہ تعمیل ارشاد کرچکیں توآپ نے ارشاد فرمایا "اپنا اپنا پانی پہچانو! انہوں نے اچنبھے سے کہا" یا امیر المؤمنین! پانی کی ہیئت توایک ہی طرح ہے اوراس کی ماہیئت بھی ایک تواس کا پہچاننا کیوں کر ممکن ہوگا"؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "بس یہیں ٹھہر جاؤ"مادہ منویہ کی ہیئت بھی ایک ہی طرح کی ہوتی ہے اوراس کی ماہیئت بھی ایک،ایسا نہیں کہ کالے مرد کا مادہ تولید کالا اورگورے مرد کا مادہ سفید ہو توجس طرح ایک شیشی میں اپنے اپنے پانیوں کو شناخت (کرنا) محال ہے اسی طرح جب ایک رحم کے اندر متعدد آدمیوں کی منی جمع ہوگی جس سے اِستِقرار حَمَل(حمل ٹھہرنا) ہوگا پھر جب بچہ پیدا ہوگا تواس کی پہچان بھی ناممکن اوراس کی نسبت کا تعین محال ہوجائے گا۔بات معقول تھی سب عورتوں کی سمجھ میں آگئی اوروہ خوش خوش لوٹ گئیں۔

ازالۂوھم: یہ تصورکہ اگر مسئلہ اولاد کی شناخت کا ہے اور یہ توخون کے ایک سادہ سے ٹیسٹ سے حل کیاجا سکتاہے؟

(یہ بھی) غلط ہے کہ (یہ) عارضی بھی ہے اورہمہ گیر بھی نہیں اس لئے کہ اس سے توقیافہ بھی مضبوط اوردائمی ہونے کے علاوہ ہمہ گیر بھی ہے کہ قیافہ دان ہر دور اورہر جگہ مل جاتے ہیں۔ اس میں نہ علم کی ضرورت اورنہ ہی دنیا کی دولت خرچ کرنی پڑے لیکن اسلام نے اسے بھی قبول نہیں کیا تو ٹیسٹ غریب کو کون پوچھے جب کہ یہ عارضی ہے۔ بایمعنی (مطلب یہ کہ)عمر اور صحت ومرض اوراوقات اورعلاقہ جات اورغذا وہوا سے اس میں تغیر وتبدل ہوتارہتا ہے علاوہ ازیں ٹیسٹ (تو) اب شروع ہوا ہے تووہ بھی پڑھے لکھے لوگوں میں اوروہ بھی بہت بڑی تعلیم ڈاکٹری وغیرہ کے بعد کسی قسمت والے کو کوئی سمجھ آجائے تورنہ اکثر ایسی تعلیم پر جائداد لٹانے کے باوجود اسی طرح کورے کے کورے اوراسلام کی ہمہ

گیر[15]ہونے کے علاوہ عارضی نہیں دائمی، علاقائی نہیں ہر جائی ہیں کہ ہر زمان ومکان اور ہر ایک امیر و غریب کو کام آسکیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ (پارہ2، سورۃالبقرۃ، اٰیت185)

ترجمہ: اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر دشواری نہیں چاہتا۔

اورازواج کا اصلی مقصد بھی اولاد اور پھر اس کی عزت ووقار اورزیادہ اہم ہے اوراس کا تحفظ جتنا مضبوط طریقے سے اسلام نے فرمایا ہے اس کے علاوہ اور کسی دین میں نہ ملے گا اس کے علاوہ بھی فقیر مزید دلائل قائم کرسکتا ہے اختصار کے پیش نظر اسی پر اِکتفا کرتاہے مزید تفصیل و تحقیق اپنی تصنیف "کثرۃ الازواج" میں لکھ دی ہے۔

فقط عندی ہٰذا الجواب واللّٰہ تعالیٰ ورسولہ الاعلیٰ اعلم بالصواب

حررہ الفقیر القادری ابوا لصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

سیرانی مسجد، بہاول پور پاکستان

جون 1992ء

15) ہر چیز یا موضوع کو گرفت میں لینے والا۔